427 ـ عورتوں كے ختنے كرنا واجب اور ضروری نہیں

سوال

ايك عورت لڑكيوں كے ختنہ كے متعلق دريافت كر رہی ہے كيونكہ اس نے حديث پڑھی ہے جس ميں نبی صلی اللہ عليہ وسلم نے عورتوں كے ختنہ كرنے كا طريقہ بيان كيا ہے....
تو كيا عورت كا ختنہ كرنا واجب ہے يا سنت، اور اگر واجب ہے تو اس كی كيفيت كيا ہے، اور كونسا حصہ كاٹنا ہوگا ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

ابن قدامہ رحمہ اللہ اپنی كتاب " المغنی " ميں رقمطراز ہيں:

" ختنہ مردوں كے ليے تو واجب ہے، ليكن عورتوں كے حق ميں ختنہ كرنا باعث تكريم ہے، اور ان كے ليے ختنہ واجب نہيں، اكثر اہل علم كا قول يہی ہے، امام احمد كہتے ہيں كہ: مرد اشد ہے ... اور عورت نرم.

ديكھيں: المغنی ابن قدامہ (1 / 70).

لڑكی كا ختنہ اس طرح ہوگا كہ پيشاب نكلنے والی جگہ پر مرغ كی كلغی جيسی چيز كو كاٹا جائے، سنت يہ ہے كہ ساری كلغی نہ كاٹی جائے بلكہ اس كا كچھ حصہ كاٹيں.

الموسوعة الفقهية (19 / 28).

حكمت يہ ہے كہ اس ميں مصلحت كو مد نظر ركھا جائے، اگر تو وہ حصہ بڑا ہو تو پھر اس كا كاٹا جائے، وگرنہ نہ كاٹيں، شائد اس كا بڑا اور چھوٹا ہونا عورت كی خلقت ميں اختلاف كی بنا پر ہے، اور اس ميں كمی و زيادتی گرم اور سرد علاقے اور ملك كی وجہ سے ہوتی ہے.

عورتوں كے ختنہ كے متعلق مرفوع حديث نبی كريم صلی اللہ عليہ وسلم سے وارد ہے:

" مردوں كے ليے ختنہ سنت ہے، اور عورتوں كے ليے تكريم "

لیکن اس حدیث کے صحیح ہونے میں اختلاف پایا جاتا ہے، اس کی تفصیل دیکھنے کے لیے آپ علامہ البانی رحمہ اللہ کی کتاب السلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ حدیث نمبر (1935) دیکھیں.

اور ختنہ کی کیفیت ام عطیہ رضی اللہ تعالی عنہا کی حدیث میں بیان ہوئی ہے کہ:

" مدینہ میں ایك عورت ختنے کیا کرتی تھی، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا:

" تم ختنہ کرنے میں مبالغہ کرتے ہوئے اسے بالکل ہی نہ کاٹ دیا کرو، کیونکہ یہ عورت کے لیے زیادہ فائدہ مند اور لذت کا باعث ہے، اور خاوند کے لیے زیادہ محبوب ہے "

سنن ابو داود کتاب الادب، اس حدیث کو ابو داود نے ضعیف کہا ہے.

مندرجہ بالا سطور میں اہل علم کی بیان کردہ کلام ہی کافی ہے.

واللہ اعلم .